بفضلِ خدائے دو جہان رسالۂ مقبولِ دلِ مومنان و انفع باعثِ بستانِ فرحتِ دلِ دوستان شرف کا حالاتِ امامِ زمان

مُسَمّیٰ بہ

رحمۃ الرضوان

فی تذکرۃ سیدنا الامام الاعظم

ابی حنیفۃ النعمان

مؤلفہ

عالم ربانی حضرت مولانا سید محمد اصغر حسین صاحب حنفی دیوبندی عم فیضہ

جسکو

(مولوی) احمد سعید مالک کتبخانۂ اعزازیہ دیوبند نے فائدۂ عوام کے لئے

اپنے

کتب خانۂ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

ہر قسم کی اردو فارسی عربی درسی و غیر درسی کتابیں قرآن شریف و پارے و قاعدے وغیرہ بکفایت و رعایت ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانۂ اعزازیہ دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبھی حمد ثابت ہے رحمان کو — کہ پیدا کیا انس اور جان کو
محمد نبی خاص بھیجے رسول — دکھایا ہمیں راہِ ایمان کو
رہے اُن پہ ہردم درود و سلام — کہ آئے تھے بتلانے احسان کو
رہے آل و اصحاب پر بھی درود — فدا کرتے تھے مال اور جان کو
اماموں پہ ہو حق کی رحمت سدا — اماموں کے سردار نعمان کو
ازاں بعد تم دل لگا کر سنو — کرو دور غفلت کے شیطان کو
سناؤں تمھیں ایک ایسی کتاب — کہ تازہ کرے دین و ایمان کو

جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ میں طرح طرح کے فرقے نکلتے ہیں ہر کوئی اپنی راہ جدا ڈھونڈھتا ہے تہتر فرقے ہوگئے جیسا کہ فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگ باتیں نئی نئی نکالتے ہیں۔ اسی سے فساد پیدا ہوتا ہے دین میں اگر وہ اپنی عقل کو تابع رکھتے اور تابع رہتے پہلے عالموں کے اور ادب اور لحاظ کرتے بزرگوں کا تو کیوں ہوتا اختلاف۔ اور بہت سے آدمی اعتراض کیا کرتے ہیں مذہب حنفی پر بلکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جو لوگ واقف ہوتے ہیں وہ تو جواب دیتے ہیں اور ناواقف دھوکہ میں پڑکر گھبرا جاتے ہیں اس واسطے بندۂ احقر نے ایک مولوی صاحب جونپوری کی فرمائش سے انہیں کے طرز گفتگو میں لکھا حال امام ابو حنیفہ امام اعظم کا معتبر کتابوں سے تاکہ کسی طرح واقف ہوں حنفی بھائی اپنے امام کے حالات سے اور بزرگی سے آپ کی اور علم سے آپ کے پس خدا کے فضل سے جمع کئے حالات نہایت کارآمد کہ سننے والا واقف ہوجاوے ضروری باتوں سے اور نام رکھدیا اس رسالہ کا رحمۃ الرضوان فی تذکرۃ ابی حنیفۃ النعمانؒ اور امید ہے خدا سے کہ نفع پہنچاوے اس سے مسلمانوں کو اور مغفرت فرماوے اللہ تعالیٰ اس فقیر عاجز کی۔ اب عرض کی جاتی ہیں چند باتیں ضروری اس کے بعد لکھا جائے گا حال مبارک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔

تقریر دربیان تقلید اور حال چار مذہبوں کا

یاد رکھو اے مسلمانو کہ جب زمانہ تھا حضرت نبی صاحب کا اس وقت جب مسئلہ کی ضرورت پڑتی صحابہ لوگ

خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور عمل کرلے۔ سُبحان اللہ کیا اچھا زمانہ تھا۔ آپ کا صحابہ لوگ آپ کو ہر وقت دیکھتے اور گرد بیٹھے رہتے آپ کے جس طرح کے گرد چاند کے ستارے ہوتے رہیں۔

تھے یوں صحابہ پیرے پیمبر کے سامنے   تارے ہوں جس طرح مہ انور کے سامنے

غرض جب آپکی وفات ہوئی اور وہ زمانہ بھلائی کا ختم ہوگیا تو دوسرا زمانہ صحابیوں کا آیا جس طرح انھوں نے عمل کرتے دیکھا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل کرتے رہے اور کبھی کبھی ایک صحابی دوسرے سے دریافت بھی کرلیتے تھے۔ اس کے بعد جب زمانہ ختم ہونے لگا حضرت کے صحابیوں کا تو دین کی حفاظت کے واسطے خدا تعالیٰ نے اماموں اور مجتہدوں کو بھیجا تاکہ علم بتلائیں لوگوں کو صحابہ نے جو حدیثیں بیان کی تھیں ان لوگوں نے اُن میں سے مسائل سمجھ کر اور خوب پختہ طور پر قرآن وحدیث سے جانچ کر رکھے تاکہ عام لوگوں کو آسانی ہو۔

اب جس شخص نے کسی امام کے جمع کئے ہوئے مسئلوں پر عمل کرلیا وہ اس کا مقلِد ہوگیا جس نے امام ابو حنیفہ کے نکالے اور جمع کئے ہوئے مسئلوں پر عمل کیا اس کو حنفی کہنے لگے۔

اور جس نے امام شافعی رح کے مسئلوں پر عمل کیا شافعی اور اسیطرح امام مالک کے مقلدوں کو مالکی اور امام احمد حنبل رح کے مقلدوں کو حنبلی کہنے لگے۔

پس ان لوگوں کے بتلائے ہوئے مسائل پر عمل کرنا قرآن اور حدیث پر عمل ہے اور اُن کی راہ پر چلنا پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔

پھر یہ بات جاننی چاہیئے کہ تقلید علمار کی نہایت ضروری اور واجب ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامرِ منکم جس سے عالموں نے ثابت کیا ہے واجب ہونا تقلید کا بڑی مضبوط دلیلوں سے۔ پھر چونکہ امام اعظم ابو حنیفہ رح مقدم ہیں سب اماموں سے اور زیادہ فضیلت اور علم رکھتے تھے سب اماموں سے اس واسطے آپ کی تقلید کرنا ضروری ہوا اور یہ بھی اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ چاروں مذہب حق ہیں کیونکہ نکالے ہیں ہر ایک امام نے مسائل قرآن وحدیث سے اس کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک دریا ہے نہایت میٹھا پس بھر لیا ایک شخص نے پانی سرخ شیشی میں اور دوسرے نے سبز میں تیسرے نے زرد میں اور چوتھے نے نیلی شیشی میں پس ایک ہی

پانی ہے شیریں جو ظاہر میں نظر آتا ہے مختلف پس اسی طرح حق ہوئے چاروں مذہب اور واجب تعظیم کے ہوئے چاروں امام جیسے کہ واجب تعظیم کے اور برحق ہیں چاروں خلیفہ حضرت کے۔
اور یہ بھی عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ تھے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بڑے عالم دین کے اور مجتہد مذہب کے لیکن آپ نبی نہیں تھے کیونکہ نبوت ختم ہو چکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب امام صاحب نبی نہ ہوئے تو ہوسکتا ہے کہ ہو جائے آپ سے غلطی یا بھول چوک لیکن کیا طاقت ہے کسی کی اس زمانہ میں کہ نکالے غلطی ایسے بڑے امام کی اور کہاں ہے اتنا بڑا علم کہ برائی نکالے امام ابوحنیفہ رح کے مسئلوں میں۔ کیونکہ عطا فرمایا تھا ان کو خدا تعالیٰ نے خزانہ غیب سے اب جو کچھ غلطی نظر آوے وہ قصور ہے ہماری نظر کا۔ اور جاہل ہے جو کہ زبان درازی کرے امام صاحب رح کے اوپر کیونکہ سب علم اور مسائل آپ کے مطابق ہیں قرآن پاک اور حدیث شریف اور قول صحابہ سے۔
غور سے پڑھو اور یاد رکھو اس بیان کو اس واسطے کہ ناواقف کے لئے وہ بہت نفع دینے والا ہے اور اللہ ہی توفیق دیتا ہے اور وہی مدد کرتا ہے بندوں کی اور آخری پکار ہماری یہ ہے کہ حمد ہے واسطے اللہ کے جو رب العالمین ہے۔

حالاتِ مبارک حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نعمان اور آپ کے والد صاحب رحمہ اللہ کا نام ثابت تھا آپ ملک فارس کے رہنے والے تھے آپ ۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر سے شوق کیا آپ نے پڑھنے کا اور پڑھا قرآن مجید کو ساتھ قرأت قاری عاصم رح کے جو بڑے مشہور قاری ہیں سات قاریوں میں سے۔ اور پھر رغبت فرمائی طرف علم عقائد کے مدتوں مشغول رہے۔ اور پھر ہر قسم کے علم سیکھے آپ نے۔ اور توجہ فرمائی طرف علم حدیث اور فقہ کے اور بڑے بڑے بزرگ عالموں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پھر نکالے مسائل قرآن شریف اور حدیث شریف سے اور جمع کرائی بہت سی کتابیں مسائل کی اپنے شاگردوں سے اور جب کوئی مسئلہ لکھا جاتا تو پہلے بہت سے عالموں سے تحقیق کرتے اور جب سب کی سمجھ میں درست آتا تب وہ مسئلہ لکھا جاتا اسی واسطے نہایت قوی اور صحیح ہیں مسئلے امام ابوحنیفہ رح کے اور مطابق ہیں قرآن اور حدیث کے اور اگر مشکل پیش آتی کسی مسئلہ میں تو دیکھتے صحابہ کے قول کو اور فتوی دیتے اسکے موافق

اور تھے امام صاحب خوبصورت میانہ قد کے نہ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے اور تھی ڈاڑھی آپ کی خوبصورت اور نہایت پاکیزہ اور عمدہ کپڑے پہنتے تھے۔

خوشخبری دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ظاہر ہونے امام ابوحنیفہ رح کے بخاری شریف اور مسلم شریف اور بہت سی کتابوں حدیث کی میں یہ بات مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فارس والوں میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اگر علم آسمان پر بھی ثریا ستارہ کے برابر ہوگا تب بھی وہ شخص علم حاصل کرے گا اور آسمان پر سے بھی اُتار لائے گا یعنی ایسا بڑا زبردست عالم ہوگا۔

اے بھائیو! امام صاحب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ کے برابر کوئی عالم ایسا بڑا نہیں فارس والوں میں۔ اور امام صاحب تھے رہنے والے اصل فارس کے پھر کتنی بڑی فضیلت اور بزرگی حاصل ہوئی امام صاحب کو کہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی آپ کے آنے کی اور تعریف فرمائی آپ کے علم کی۔

اور یہ معجزہ بھی ہوگیا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر دی آپ نے زمانہ آنے والے کی کیونکہ مطلع فرمادیا تھا آپ کو خدا تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ یاد رکھو اس بشارت کو اے مسلمانوں!

امام صاحب کے چار ہزار استاد تھے پس خیال کرو کہ جس کے چار ہزار استاد ہوں تو کیسا بڑا علم حاصل ہوگا اس شخص کو۔ اور آپ کے جتنے استاد تھے سب بڑے بڑے عالم معتبر تھے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی بڑے بڑے ہوئے ہیں ان میں سے حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رہ اور امام زفر رح۔ بہت مشہور شاگرد ہیں۔

اور امام ابوحنیفہ رح بہت بڑا درجہ اس واسطے بھی رکھتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ایسے بڑے خادم تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ دس برس خدمت کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی انس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمایا کہ یہ کام کیوں نہ کیا اور یہ کام اس طرح کیوں کردیا؟ سُبْحَانَ اللہِ کیسے رحیم اور شفیق تھے ہمارے نبی رحمۃ للعلمین ہدی للمتقین اور جو شخص صحابہ کو دیکھتا ہے اس کا بہت رتبہ ہوتا ہے شریعت میں اس کو تابعی کہتے ہیں۔ پس امام ابوحنیفہ بھی تابعی ہوئے اور کچھ شک نہیں اس میں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ تابعی نہیں تھے ان کا قول غلط ہے

آج کل جو لوگ عداوت رکھتے ہیں امام ابوحنیفہ رہ سے اور اُن کے مقلدوں سے وہ کہتے ہیں کہ امام صاحب تابعی نہیں تھے وہ چاہتے ہیں کہ نہ حاصل ہو امام صاحبؒ کو ایسی بڑی بزرگی مگر اُن کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ہ

یہ ہے فضل پیرے خداوند کا × جسے چاہتا ہے کرے ہے عطا،

اور معلوم ہووے کہ امام ابوحنیفہ رہ نے علاوہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اور آٹھ صحابیوں کو دیکھا خطیب بغدادیؒ اور امام حدیث کے دارقطنیؒ اور ابن حجر مکیؒ اور بہت سے بڑے بڑے مرتبے کے عالم لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رہ تابعی تھے اور آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جب کے آئے حضرت امام ہو کوفہ میں، اور جانو! اے لوگو کہ جو شخص بدگمانی اور دشمنی کرتا ہے اولیاء اللہ سے وہ بہت بے نصیب ہے بچاوے اللہ تعالیٰ ایسی بلا سے کیونکہ جو شخص دشمنی کرتا ہے اولیاء اللہ سے خدا تعالیٰ اُن کا دشمن ہو جاتا ہے دُعا کرو کہ دے خدا تعالیٰ توفیق ہم کو نیک کاموں کی اور بچاوے اپنے غصہ اور نافرمانی سے۔

اور اے مسلمان بھائیو ایک اور بھی اعتراض کرتے ہیں لوگ امام ابوحنیفہ رہ پر وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ سترہ ہی روایات پہنچی تھیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو۔

سو جاننا چاہئے کہ یہ بالکل غلط ہے اگرچہ مذکور ہوا ہے یہ قول تاریخ میں ابن خلدون کی مگر سب علماء نے فرمایا ہے غلطی ہو گئی اس سے اور نقل کر دیا قول کسی کا جو غیر معتبر تھا اس واسطے کہ ابن خلدون اگرچہ بہت بڑا عالم تھا علم تاریخ کا مگر نہیں خبر تھی اس کو احوال حدیث کی پس ہو گئی غلطی۔

بلکہ ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی حدیثیں ایک ہزار سات سو ذکر کیا ہے اس کو امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو بہت زبردست عالم تھے حدیث کے اور جو شخص دیکھے گا کتابیں حدیث کی وہ پاوے گا ہیں صدہا روایات جن کو بیان کیا ہے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے۔

اور ایک اعتراض یہ کرتے ہیں لوگ کہ امام صاحبؒ چھوڑ دیتے ہیں حدیث کو اور چلاتے ہیں اپنی عقل اور قیاس کو۔ یہ سخت بہتان اور بالکل جھوٹ ہے اس واسطے کہ خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں دخل دیتے قیاس اور عقل کو مگر وقت ضرورت کے جب کہ نہ پاویں حکم قرآن اور حدیث میں اور فرماتے تھے کہ جو کچھ پایا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ ہمارے سر آنکھوں پر ہے اور جو کچھ فرمایا صحابہ نے اُس کو بھی اختیار کیا ہم نے۔

حضرتؒ امام ابو حنیفہ رح جو ایک بہت بڑے عالم فقیہ گذرے ہیں انھوں نے خوب بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح ہرگز قیاس کو دخل نہیں دیتے تھے جب حدیث موجود ہوتی تھی۔

فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہیں جانا ہم نے زیادہ علم والا امام ابو حنیفہ رح سے۔ اور فرمایا کہ جس نے امام ابو حنیفہ رح کی کتابیں نہ دیکھیں اُسے نہ حاصل ہوا کمال علم کا۔

امام صاحبؒ کے پاس بڑے بڑے صندوق تھے جن میں وہ حدیثوں کو لکھ کر رکھتے تھے جن کو اپنے استادوں سے سنتے تھے۔ پس خیال کرو علم کو آپ کے۔

حال عبادت کا امام صاحبؒ کی

جب آپ کو غسل دینے لگے تو حضرت حسن بن عمارؒ نے آپ کو غسل دیا جو بڑے عالم اس زمانہ کے تھے اور فرمایا کہ رحم کرے اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ رح پر جو تیس برس سے برابر روزے رکھتے تھے اور چالیس برس ہوئے کہ کبھی نہیں سوئے رات کو بلکہ سہارا بھی نہیں لگایا آپ نے کبھی رات بھر دیوار سے۔

اور پڑھی نماز صبح کی عشاء کی وضو سے چالیس برس تک۔ اور رات بھر پڑھتے تھے امام صاحبؒ قرآن نماز میں اور بہت روتے تھے کہ آپ کے پڑوسی آپ کے رونے کی آواز سنا کرتے تھے۔

جس جگہ لیٹے ہوئے آپ کی وفات ہوئی ہے اس جگہ بیٹھ کر آپ نے سات ہزار قرآن شریف ختم کئے تھے۔ رات بھر نہیں سوتے تھے البتہ دوپہر کو دو چار لحظے لیٹ رہتے تھے۔ اور صبح سے بیٹھتے آپ کہ علم پڑھانے تمام دن اور عشاء کے وقت تک اور پھر بعد پڑھنے نماز عشاء کے کھڑے ہو جاتے مثل میخ کے اور صبح کر دیتے نماز میں۔ اسی طرح ہر روز کرتے۔

بہت بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے کبھی ابو حنیفہ رح کو نہ دیکھا کہ وہ روزہ سے نہ ہوں۔ اور کبھی نہ دیکھا کہ رات کو سوتے ہیں۔

اور پانچ اوپر پچاس حج کیے ہیں امام ابو حنیفہ رح نے۔ اور سب علماء نے تعریف بہت فرمائی ہے امام صاحب کی۔ امام صاحبؒ کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے اور کسی کے پیچھے کسی کو بُرا نہیں کہتے تھے اس لئے کہ غیبت سے برباد ہو جاتی ہیں نیکیاں۔ آجکل بہت لوگ مبتلا ہیں غیبت میں۔ بلکہ یہی کام کہ جب دو آدمی ملتے ہیں تیسرے کی غیبت کرتے ہیں اور یہ بہت بری خصلت ہے توبہ کرو اس سے ورنہ

نیکیاں تمہاری مل جاویں گی اس کو جس کی تم نے غیبت کی ہے۔
اور اس قدر پرہیز کرتے تھے امام صاحب کہ جس شخص کے پاس قرض آتا امام صاحب کا تو اس کی دیوار کے سایہ میں بھی نہیں بیٹھتے تھے بوجہ احتیاط کے کہ ایسا نہ ہو سود ہو جاوے اس واسطے کہ قرض دے کر کسی قسم کا نفع لینا قرضدار سے سخت منع ہے۔ حدیث شریف میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تم سے قرض لے اور پھر وہ تمہارے واسطے گٹھا گھاس کا یا چارہ کسی جانور کا بھیجے تو نہ لو۔ ایسے ہی اگر قرضدار دعوت کرے تمہاری تو اس کو منظور نہ کرو۔ البتہ اگر قرض دینے سے پہلے بھی عادت دعوت کی اور کرتا ہے ساتھ پہلے دستور کے تو نہیں کچھ مضائقہ۔ اس زمانہ میں حنفی لوگ کہلاتے ہیں اور سود برابر لیتے ہیں نہیں خیال کرتے حال کو اپنے امام کے کہ کس قدر احتیاط فرماتے تھے پس خیال کرو اے بھائیو اپنے امام کے حال کو اور چھوڑ دو اس بُرے کام کو آیا ہے حدیث شریف میں کہ جو لوگ پیدا کرتے ہیں مال حرام سے وہ ہرگز نہ داخل ہوں گے جنت میں کیا خوب کہا ہے ایک بندہ خدا نے اس موقع پر رحم فرماوے اللہ تعالیٰ اس پر ؎

لکھ دیا ہے درِ جنت پہ کھلے حرفوں میں　　اس میں جائے نہ کبھی سود کا کھانے والا

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ اگر تم لوگ نہ چھوڑو گے سود کو اطلاع پاؤ ہماری طرف سے لڑائی کی۔ اے دوستو جب خدا تعالیٰ لڑائی کرے گا تو کیسے نجات پاؤ گے پس توبہ کرو سچے دل سے۔
اور امام ابوحنیفہ صاحب رمضان شریف میں ساٹھ ختم قرآن شریف کا فرماتے تھے۔ ایک دن کو ایک رات کو۔
اور فرمایا بہت سے بزرگوں نے کہ دیکھا اور آزمایا ہم نے امام ابوحنیفہ رح کو برسوں مگر وہ کبھی بستر پر کمر نہیں لگاتے تھے بلکہ میخ کی طرح تمام رات کھڑے رہتے۔ کبھی ایک ہی رکعت میں قرآن ختم کر دیتے۔
حضرت سفیان بن عیینہ رح کہتے ہیں کہ ہم نے امام ابوحنیفہ رح سے زیادہ عبادت کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور دنیا سے اس قدر بے رغبتی رکھتے تھے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو عراق کے حاکم نے بلایا اور کہا کہ کوفہ کا قاضی ہونا آپ قبول فرمائیے۔ مگر نہ قبول کیا۔ بخوف اس کے کہ شاید کسی فیصلہ میں غلطی ہو جاوے اور پھر مواخذہ اور پکڑ ہو اللہ کے نزدیک پھر بلایا حاکم نے اور دس کوڑے روز مارتا تھا کہ کسی طرح قبول فرمالیں حکومت قاضی ہونے کی دس روز مارتا رہا برابر کوڑے مگر آخر کو چھوڑ دیا آپ کو جب دیکھا کہ نہیں قبول فرماتے ہرگز روایت کیا گیا ہے کہ جن ایام میں کوڑے مارتا تھا حاکم عراق کا ابوحنیفہ رح کو تو دیکھا اس نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو کہ آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے امتی کو کیوں بے قصور مارتا ہے پس بیدار ہوا حاکم اور چھوڑ دیا امام صاحب کو قید سے۔

لکھا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ ابوجعفر نے حضرت امام صاحب کے واسطے دس ہزار درہم بھیجے تا کہ آپ قبول فرمالیں پس خبر پہنچی آپکو کہ آتا ہے مال واسطے میرے تو ایک چادر لپیٹ کر اوڑھی اور لیٹ گئے پھر قاصد بادشاہ کا آیا اور بوجہ ادب کے نہ اٹھایا ابوحنیفہ صاحبؒ کو بلکہ جو لوگ حاضر تھے اُن کو وہ مال دیا اور کہا کہ تھیلے میں بھر کر رکھدو کونے میں تا کہ امام صاحبؒ اُٹھ کر خرچ کر ڈالیں کہتے ہیں کہ وہ مال تمام عمر اُسی طرح رکھا رہا اور جب وفات کے قریب ہوئے تو فرمایا آپ نے کہ یہ مال امانت ہے اور میری وفات کے بعد اُس کو جا کر دینا اُس شخص کو جو کہ اس مال کو لایا تھا اور کہنا کہ یہ تمہاری امانت ہے جو یہ مدت سے رکھی تھی ابو حنیفہؒ کے پاس۔ رحمت فرماوے اللہ تعالیٰ کیسے بے نفس تھے اور کیسے بے رغبت تھے دنیا سے رضی اللہ عنہ۔ اور آپ کے پاس جو کچھ مال اپنی تجارت سے حاصل ہوتا اس کے عمدہ عمدہ کپڑے خریدتے اور پہناتے عالموں کو اور فرماتے شکر اللہ تعالیٰ کا کہ جس نے پہنائے تم کو یہ لباس۔ اور میرا کچھ احسان نہیں اس لئے کہ دینے والا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اور ایسی پرہیزگاری کرنے والے تھے امام صاحبؒ کہ ایک دفعہ آپ کے شہر میں ایک بکری چوری ہو گئی پس آپ نے گوشت بکری کا کھانا چھوڑ دیا کہ ایسا نہ ہو وہی بکری ذبح کی جاوے اور اسی کا گوشت دیوے ہمکو گوشت بیچنے والا سُبْحَانَ اللہِ کیا تقویٰ تھا۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنَّمَا یَخْشَی اللہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی سوا اس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے نیک بندے اس کے عالم۔ تقویٰ اختیار کرو اے مومنو اور چھوڑ دو گناہ بڑے اور چھوٹے کیونکہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے متقی لوگوں کو۔

بیان وفات حضرت امام صاحبؒ کا

جب آپ کی وفات ہوئی اس قدر مخلوق خدا کی جنازہ پر آئی آپ کے کہ پانچ مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اللہ اللہ کیسے مقبول بندے تھے حضرت امام صاحب کے موت کی خبر سنتے ہی دوڑ پڑی خلقت واسطے نماز جنازہ کے۔

وفات ہوئی آپ کی ڈیڑھ سو سنہ ۱۵۰ ہجری میں اور عمر پائی آپ نے ستر برس کی دشمنوں نے آپ کو زہر

دیدیا تھا اس کے اثر سے وفات پائی۔
پس اے مسلمانوں سنو گوش دل سے معلوم ہوئیں اس جگہ سے دو باتیں بڑے کام کی اوّل یہ معلوم ہوا کہ آپ کے دشمن ہمیشہ سے زمانہ میں رہے ہیں۔
پس جو جاہل بغض رکھتے ہیں امام صاحبؒ سے اس سے کچھ نقصان نہیں آتا امام صاحبؒ کی شان میں دیکھو چار خلیفہ برحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے اُن میں سے تین صحابہ کو کس قدر بُرا کہتے ہیں شیعہ لوگ۔ پس اگر کوئی ہمارے امام صاحبؒ کو بُرا کہے۔ تو ہلاک کرتا ہے اپنی جان کو اور نقصان دیتا ہے ایمان کو اور کچھ ضرر نہیں ہوتا ہمارے امام صاحبؒ کی شان کو۔
دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ ہمارے امام صاحبؒ کو درجہ شہادت کا نصیب ہوا۔ کیونکہ جو شخص زہر سے انتقال کرتا ہے اس کو درجہ عطا ہوتا ہے شہادت کا۔ جیسے امام حسن علیہ السّلام بڑے نواسے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے زہر سے پس کس قدر بڑی خوشخبری ہے اور بھلائی ہے امام صاحب کے حق میں درجہ شہادت کا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً فِي سَبِيْلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔
اور آپ کی وفات سے پہلے دیکھا بعض بزرگوں نے کہ ستارہ آسمان سے ٹوٹ کر گرا زمین پر پس کہا کسی نے والے نے کہ ابو حنیفہؒ ہے پھر چند روز کے بعد وفات ہوگئی امام صاحب کی یہی تعبیر تھی خواب کی۔
اور بعض بزرگوں معتبر یعنی جعفر بن الحسنؒ نے امام صاحبؒ کو بعد موت کے خواب میں دیکھا بہت اچھی حالت میں پس پوچھا کہ کیا حال گذرا اے امام فرمایا کہ بخشدیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے فضل وکرم سے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ط تمام ہوا حال حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔ الحمد للہ رب العلمین۔
اب مناسب ہے کہ تھوڑا سا حال باقی تین اماموں کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا بھی لکھا جائے

حال حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا

آپ دو برس رہے والدہ صاحبہ کے شکم میں اور پیدا ہوئے سال ۹۳ھ میں اور طلب حدیث میں بہت رغبت رکھتے تھے اور پیروی حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت کرتے تھے اور سترہ برس کی عمر

میں پڑھنا شروع کیا حدیث کا اور ایک ہزار شاگردوں کو پڑھائی اپنی کتاب موطا اور ہزارہا حدیثیں لکھیں آپ نے اور رہے تمام عمر حرم مدینہ میں اور حال اُن کے علم وفضل کا بہت دراز ہے مختصر لکھا ہم نے :

احوال حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے

آپکی ولادت سن ڈیڑھ سو ہجری میں ہوئی مقام منا میں اور پھر لے گئے اُن کو مکہ میں سات برس کی عمر میں تمام قرآن مجید یاد کر لیا اور پھر یاد کیں حدیثیں اور بعد ازاں کوچ کیا طرف مدینہ کے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور پھر رخصت ہو کر بغداد کو گئے اور دو برس رہے اور وفات پائی آپ نے دن جمعہ کی سنہ ۲۰۴ میں

حالِ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا

پیدا ہوئے آپ سنہ ۱۶۴ھ میں اور پیشوا ہوئے علم حدیث اور فقہ میں اور شاگرد ہیں حضرت امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے علماء کے اور بہت شاگرد ہیں اُن کے بھی بخاری اور مسلم بھی آپ کے شاگرد ہیں جن کا ذکر آوے گا اور آپ کی مجلس میں سوائے ذکر اللہ اور ذکر رسول کے اور کچھ نہ ہوتا تھا۔

ستر برس رہے حالت میں درویشی کی کبھی کسی سے کچھ نہ لیا ہزاروں اشرفیاں لوگ دیتے تھے مگر قبول نہ کرتے تھے اور وفات ہوئی آپ کی سنہ ۲۴۱ ہجری میں جمعہ کے دن رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت امام ابو یوسف شاگردِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حال

آپ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے اور اعلیٰ درجے کے شاگرد ہیں تین بڑے بڑے بادشاہوں کے زمانہ میں آپ قاضی رہے باوجود کم فرصتی کے بھی دن رات میں (۲۰۰) رکعتیں پڑھتے تھے تفسیر اور حدیث کے آپ بہت بڑے حافظ تھے سنہ ۱۸۲ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

حضرت امام محمد شاگردِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما کا حال

آپ بھی امام صاحب کے دوسرے بڑے جلیل القدر شاگرد ہیں آپ ایسے مرتبہ کے عالم تھے کہ امام شافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے شاگرد ہیں اور صدہا آپ کے شاگرد ہیں امام محمد صاحب کی تصنیف

فرمائی ہوئی نوسو ستانوے ۹۹۷ کتابیں ہیں۔ آپ کی وفات ۹۱۱ھ میں ہوئی۔
اور چونکہ ہم نے وعدہ کیا تھا اپنی کتاب خواب نامۂ حدیث میں لکھنے حال امام بخاری اور مسلم کا اس واسطے ان
دونوں کا حال کسی قدر لکھتے ہیں۔

احوال امام بخاری کا

پیدائش آپ کی دن جمعہ کے بعد عصر کے ہوئی تیرھویں شوال ۱۹۴ھ میں لڑکپن اور چھوٹی عمر میں بینائی اُن
کی جاتی رہی تھی اس وجہ سے مغموم اور رنجیدہ رہتی ہمیشہ اُنکی ماں نے ایک روز خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا کہ فرماتے ہیں اے روشن ہوئیں آنکھیں تیرے بیٹے کی بسبب دعا اور رونے تیرے کے پس خوشخبری ہو
تجھکو صبح کو اٹھیں تو آنکھیں بیٹے کی روشن پائیں۔
دس برس کی عمر میں جس جگہ نام علم اور حدیث کا سن پاتے۔ دوڑے ہوئے چلے جاتے۔ اور پھر حاصل کرتے رہے
علم اور یاد کی حدیثیں ابن مبارک کی اور وکیع کی۔ اور حج کو گئے اپنے ماں اور بھائی کے ہمراہ اور پھر وہاں ٹھیرے
اور لکھی کتاب التاریخ اور پھر تصنیف فرمائی کتاب بخاری چھ لاکھ حدیث سے چُن کر اور یہ کتاب نہایت
مقبول ہے درجہ اس کا بعد قرآن کے ہے اور نہایت بڑا وجہ ہے اُن کا علم حدیث میں سمرقند کے قریب
ایک گاؤں میں ۲۵۶ھ میں وفات پائی رحم کرے اللہ تعالیٰ اُن پر۔

احوال مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کا

وطن آپ کا نیشاپور ہے ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور تصنیف فرمائی آپ نے کتاب مسلم حدیث کی بڑی کتابوں
معتبر میں سے ہے صحیح بخاری کے بعد درجہ ہے اس کا ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ خواب میں دیکھا آپ کو بعض
بزرگوں نے اور پوچھا کہ کیا معاملہ کیا تم سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کھولدیا میرے لئے خدا تعالیٰ نے جنت کو پھرتا
ہوں جس جگہ چاہتا ہوں بہت عالی رتبہ ہے اُن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے رحمت فرماوے اُن پر اللہ تعالیٰ
اور بہت مختصر لکھا حال ان دونوں حضرتوں کا بخوف دراز ہونے کتاب کے اُسی طرح پہلے پانچ حضرتوں کا
حال بھی ہم نے بہت تھوڑا لکھا ہے اور بھری پڑی ہیں کتابیں اُن کی بزرگی اور فضیلت سے۔

تمت

[illegible] ۱۳۲۲ھ [illegible]

ہر قسم کی کتابیں عربی فارسی اردو اور تصنیفات علمائے دیوبند اور قرآن شریف وغیرہ بکفایت و رعایت ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانۂ اعزازیہ دیوبند